116439 ـ والد نے ایک مرد سے شادی نہ کرنے دی تو لڑکی اس سے زنا کر بیٹھی!

سوال

میں ایک ترکی لڑکی ہوں اور ایک برس سے بہت مشکل کا شکار ہوں، میری عمر اکیس برس ہے اور جرمنی میں رہائش پذیر ہوں، میرا خاندان دین پر عمل نہیں کرتا لیکن اس کے باوجود ـ الحمد للہ ـ میں اسلامی تعلیمات پر عمل پیرا ہوں، اس کے ساتھ مجھے اپنے خاندان کے ساتھ بہت ساری مشکلات کا سامنا ہے، کیونکہ وہ میرے دینی امور پر عمل کرنے کو تسلیم نہیں کرتے اور کہتے ہیں اسے چھوڑ دو، مثلا حجاب وغیرہ، میں ایک افغانی شخص سے شادی کرنا چاہتی ہوں، وہ شخص بھی دین پر عمل کرتا ہے اور میں نے اپنے والد کو بھی اس کے متعلق بتایا ہے، لیکن میرے والد صاحب میں وطنیت بھری ہوئی ہے اور وہ اس میں تعصب کا شکار ہیں، وہ اس شادی سے انکاری ہیں اور اس بنا پر مجھے زدکوب بھی کر چکے ہیں، میں اس کی متحمل نہیں اور نہ ہی میری والدہ میرا تعاون کر سکتی ہیں؛ کیونکہ وہ میرے والد سے بہت زیادہ ڈرتی ہیں، اور ہم ایک برس سے انتظار کر رہے ہیں اور والد صاحب اس شادی پر راضی نہیں، اس دوران ہم سے زنا جیسا جرم بھی ہو چکا ہے، ہم نہیں جانتے کہ ہمیں کیا کرنا چاہیےہم اندورنی طور پر بالکل ٹوٹ پھوٹ کا شکار ہیں، ہم شادی کرنا چاہتے ہیں، لیکن یہ والد کی موافقت کے بغیر نہیں ہو، اس لیے مجھے سمجھ نہیں آ رہا کہ میں کیا کروں، کیا لڑکی شادی والد کی موافقت کے بغیر جائز ہے ؟

پسندیدہ جواب

الحمد للہ.

اول:

ہمیں آپ پر تعجب ہوتا ہے کہ جب آپ یہ کہتی ہیں میں اسلامی تعلیمات پر عمل پیرا ہونے کی کوشش کرتی ہوں، پھر ہم اسی دوران دیکھتے ہیں کہ آپ اس چیز میں کوتاہی اور زیادتی کا شکار ہو جاتی ہیں جو لڑکی کے پاس دین کے بعد سب سے قیمتی چیز ہے، وہ اس کی عفت و عصمت اور اس کا شرف ہے، جو آپ کھو بیٹھی ہیں!

آپ اپنے لیے اس برائی اور غلط کام پر کس طرح راضی ہو گئیں؟! اور آپ نے اپنی عزت و عصمت کو ایک اجنبی شخص کے سپرد کیسے کر دیا کہ وہ آپ کی عزت لوٹ لے؟! کیا آپ کے گھر والوں کا اس شادی پر موافق نہ ہونا آپ کے لیے زنا کرنے اور اس کبیرہ گناہ کے ارتکاب کو مباح کر دیتا ہے؟!

پھر یہ بھی بہت تعجب والی بات ہے کہ دوسرے دین والےشخص جس نے آپ کو اس گناہ میں ڈالا، یا آپ کے ساتھ وہ اس گندگی میں گھر گیا؛ ہمیں تو یہ معلوم نہیں ہو رہا کہ آپ لوگوں کے نزدیک دین پر عمل پیرا ہونا کیا ہے ؟!

اب آپ پر یہ واجب ہوتا ہے کہ آپ اپنے اس گناہ سے سچی اور پکی توبہ کریں، اور اس کے لازم ہے کہ آپ اپنے کیے پر نادم ہوں، اور آئندہ اس طرح کی معصیت کے نزدیك بھی نہ جائیں، اور اس گنہگار اور فاجر شخص سے بالکل تعلق ختم کر دیں، اور آپ کے لیے اس سے بات چیت کرنا بھی حلال نہیں، اور نہ ہی خط و کتاب کرنا جائز ہے، چہ جائیکہ اس سے ملنا اور ملاقات کرنا.

سچی اور پکی توبہ کا تقاضا یہی ہے جس کا اللہ سبحانہ و تعالی نے گنہگاروں کو درج ذیل فرمان میں دیا ہے:

اے ایمان والو! اللہ تعالی کی طرف سچی اور پکی توبہ کرو، قریب ہے تمہارا رب تمہارے گناہ دور کر دے اور ایسی جنتوں میں داخل کرے جن کے نیچے سے نہریں جاری ہیں التحریم (8).

دوم:

آپ کو علم ہونا چاہیے کہ آپ کا یہ فعل آپ دونوں کی شادی کو حرام کر دیتا ہے، چاہے آپ کا والد اس پر موافق بھی ہو؛ کیونکہ اللہ سبحانہ و تعالی نے زانی مرد اور زانی عورت کا نکاح اس وقت تك حلال نہیں کیا جب تك وہ توبہ نہ کر لیں.

ابن قدامہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:

" اور جب عورت زنا کرے اور کسی کو علم ہو جائے تو اس عورت سے نکاح دو شرطوں کے بغیر حلال نہیں:

پہلی شرط:

اس کی عدت ختم ہو جائے، اور اگر وہ زنا سے حاملہ ہو جائے تو اس کی عدت وضع حمل ہے، وضع حمل سے قبل اس کے ساتھ نکاح کرنا حلال نہیں.

دوسری شرط:

وہ زنا سے توبہ کرے.

اور ان کا کہنا ہے:

جب دونوں شرطیں پائی جائیں تو اکثر اہل علم جن میں ابو بکر اور عمر، ابن عمر، ابن عباس، جابر رضی اللہ تعالی عنہم اور سید بن مسیب اور جابر بن زید، عطاء، حسن، عکرمہ، زہری، ثوری، شافعی، ابن منذر، اور اصحاب الرائ شامل ہیں کے ہاں زانی وغیرہ کا اس عورت سے نکاح جائز ہے.

دیکھیں: المغنی (7 / 108 ـ 109).

اس مسئلہ کا حکم ہم درج ذیل سوالات کے جوابات میں بھی بیان کر چکے ہیں:

سوال نمبر (11195) اور (85335) اور (96460) اور (87894) اور (14381) کے جوابات کا مطالعہ کریں.

اور پھر جب اللہ سبحانہ و تعالی آپ پر انعام اور احسان کرتے ہوئے اس کبیرہ گناہ اور گندے فعل سے پکی اور سچی توبہ کرنے کی توفیق بخشے، تو پھر آپ کے لیے اس شخص سے اس وقت شادی کرنا ممکن ہے جب آپ اس کی جانب سے بھی سچی اور پکی توبہ دیکھیں، اور آپ کے لیے اپنے والد کو مطمئن کرنا ممکن ہے، یا پھر اس شخص کے ممکن ہے وہ آپ کے والد کو موافقت پر مائل کرے، اور اگر ایسا ممکن نہ ہو سکے تو پھر امید ہے اللہ تعالی آپ کو اس کا نعم البدل دے گا.

سوم:

عمومی طور پر ولي اور سربراہ اور ذمہ داران کو ہماری وصیت ہے کہ وہ اپنی ذمہ میں لڑکیوں کے متعلق اللہ کا ڈر اور تقوی اختیار کریں، اور کوئی ایسا فعل نہ کریں جس کی وجہ سے انہیں ساری عمر کے لیے ندامت کا سامنا کرنا پڑے، اور اس وقت ندامت کا کوئی فائدہ بھی نہ ہو.

کیونکہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے:

" جب تمہارے پاس کوئی ایسا شخص آئے جس کے دین اور اخلاق کو تم پسند کرتے ہو تو اس کی شادی کر دو "

آپ کے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی وصیت تو یہ ہے، اگر تم اس پر عمل نہیں کرو گے تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اسی حدیث میں فرمایا:

" اگر تم ایسا نہیں کرو گے تو زمین میں بہت بڑا فساد اور فتنہ پھیل جائيگا "

اس لیے جو شخص تمہاری بیٹیوں یا بہنوں کی رغبت رکھتے ہوئے تمہارے پاس آئے تو پھر اس کی شادی کرنے میں برادری اور وطن کو سامنے مت رکھو، اور نہ ہی زبان اور رنگ و جنس اور قبیلے کو دین پر ترجیح دو، اور شیطان کے موقع اور فرصت مت چھوڑو، کیونکہ شیطان تمہاری ذمہ داری میں موجود لڑکیوں کو غلط کاموں میں لگا دیگا اس لیے شیطان سے بچو کہ وہ ان لڑکیوں کو کہیں ان دو خطرناك اور غلط کاموں میں نہ لگا دے، اور انہیں سبز باغ دکھائے، وہ دو کام زنا یا پھر شادی کے لیے آنے والے شخص کے ساتھ شادی سے انکار کی بنا پر بغیر ولی کے (کورٹ میرج) شادی کرنا، جو نکاح کو فاسد کر دیتا ہے، جیسے عمل پر آمادہ کر دیگا.

دیکھیں آپ اس وقت ایك ایسے قصہ کے سامنے ہیں جو واقع ہوا اور سوال میں اس کو بیان کیا گیا ہے، دیکھیں کہ وہ لڑکی اس شخص کے ساتھ زنا کا ارتکاب کر بیٹھی جو اس سے شادی کرنا چاہتا تھا، اور اب وہ ولی کی اجازت کے بغیر اسکے ساتھ شادی کرنے کے متعلق دریافت کر رہی ہے حالانکہ یہ اس کے لیے کوئی عذر نہیں.

اور یہ بتائیں کہ جب اللہ جو تمہارا مالك ہے وہ تمہارا اس امانت کے متعلق جو اس نے حفاظت کے لیے تمہارے سپرد کی تھی کے بارہ میں تم سے حساب کریگا تو آپ کا عذر اور جواب کیا ہو گا ؟

اور کیا جب تم صاحب دین جو تمہاری لڑکی یا بہن سے کتاب و سنت کے مطابق شادی کرنا چاہتا ہو اسے واپس کر دو اور اس کی رغبت کو رد کر دو تو تمہارے پاس اللہ کے ہاں کیا عذر اور جواب ہو گا ؟!

ہم اس لڑکی کے لیے کوئی عذر نہیں تلاش کر رہے وہ بہت عظیم اور کبیرہ گناہ کا ارتکاب کر چکی ہے، اور اگر وہ ولی کی اجازت کے بغیر شادی کر بھی لے تو اس کا نکاح فاسد ہے، لیکن ہم اس وقت ان اولیاء اور ذمہ داران کو بھی ملامت کرتے ہیں جو اللہ کا تقوی اور ڈر اختیار نہیں کرتے اور اپنے پاس رکھی گئی امانت میں کوتاہی برتتے ہیں.

اور ہم لڑکی کو بھی کہتے ہیں کہ: ہو سکتا ہے آپ کے گھر والے جسے رد کرتے ہوں اور اس کے ساتھ آپ کی شادی سے انکاری ہوں اس میں آپ کی بہتری ہو، اگر وہ اس میں کوئی مصلحت دیکھتے ہوں تو رد کرتے ہونگے، جس میں آپ کے دین اور دنیا کی مصلحت ہو، اس لیے کسی معین شخص سے شادی پر اصرار نہیں کرنا چاہیے.

اور وہ اولیاء اور ذمہ داران جو اپنی ذمہ میں لڑکیوں کی شادی کرنے سے بالکل انکاری ہیں وہ گنہگار ہیں، اور ایسی عورت کو حق حاصل ہے کہ وہ اپنا معاملہ شرعی قاضی یا اس کے قائم مقام کے سامنے پیش کرے، تا کہ وہ ان کی ولایت کو شادی سے انکار کرنے والے ولی کی بجائے کسی اور کی طرف منتقل کر دے.

اور اگر اس کے علاوہ کوئی اور ولی بننے کا مستحق نہ ہو اور نہ مل سکے تو پھر شرعی قاضی یا اس کا قائم مقام ولی کے حکم میں ہو گا، اور وہ خود اس کی شادی کریگا، لیکن عورت خود ہی بغیر ولی کے نکاح کرے تو اس کا نکاح فاسد ہو گا.

اس سب کی تفصیل دیکھنے کے لیے آپ سوال نمبر (7193) اور (10196) اور (36209) اور (2127) اور (7989) کے جوابات کا مطالعہ کریں.

ان جوابات میں ولی کی موافقت کے بغیر نکاح فاسد ہونے کے دلائل بیان ہوئے ہیں، اور اگر ولی اس کی شادی نہ کرے تو عورت کو کیا کرنا چاہیے اور دوسرے فوائد بیان ہوئے ہیں.

مزید آپ سوال نمبر (20162) کے جواب کا مطالعہ کریں تا کہ آپ کو ایسی عورتوں کے واقعات کا علم ہو سکے

جنہوں نے اپنے خاندان اور گھر والوں کی رائے کی مخالفت کر کے اپنی پسند کی شادی کی تھی.

واللہ اعلم .